سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

حُسنُ المآب فِي ذِکرِ اَبِي تُرابٍ کرّم اللہ وجہہ الکریم

(سیدنا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کا ذکرِ جمیل)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری



منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

حُسنُ المَآب

فِي

ذِکرِ أَبِي تُرَاب کرم اللّٰہ وجهه الکریم

﴿سیدنا علی کرم اللّٰہ وجهه الکریم کا ذکرِ جمیل﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون: 8514 3516، 140-140-111(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

نام کتاب : حُسْنُ الْمَآب فِي ذِكْرِ أَبِي تُرَاب کرم اللہ وجهه الكريم

﴿سیدنا علی کرم اللہ وجهه الكريم کا ذکرِ جمیل﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ وتخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اگست 2011ء

تعداد : 1,200

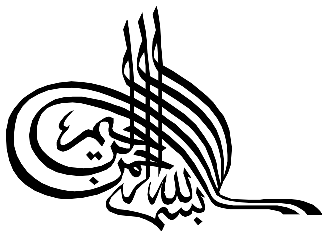
قیمت : -/35 روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk



مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

مولائے کائنات ابوتراب سیدنا علی کرّم اللہ وجهه الکریم کی ذاتِ اقدس کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ خود تعارف آپ کا محتاج ہے۔ علی وہ جو دریائے معرفت کا شناور، کتابِ حق کا مفسر، علمِ الٰہی کا امین، نفسِ رسول، زوجِ بتول، ابوالحسن اور ابوالحسین، نبی کا راز دان، وصی رسول، باب مدینۃ العلم، غازی بدر وحنین، فاتح خیبر، امام الاولیاء والصلحاء، امام الثقلین، قائد المتقین اور امیر المؤمنین والمسلمین ہے، علی مولود کعبہ، شہید مسجد اور آیۂ رحمت اور سایۂ برکت و رافت ہے۔

بارگاہِ رسالت میں حاصل مقام مرتبہ ہی سیدنا علی علیہ السلام کی اِیمانی فضیلت اور ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیر معمولی وابستگی کی دلیل ہے۔ آپ وہ عظیم الصفات شخصیت ہیں کہ آپ کی ذات میں شرفِ صحابیت کے ساتھ ساتھ شرفِ اَہلِ بیت بھی جمع کر دیا گیا۔ حضرت علی علیہ السلام کی پرورش و تربیت چونکہ خود معلّم انسانیت اور مربی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ قبول اسلام سے قبل بھی زمانہ جاہلیت کی آلائشوں، آلودگیوں اور بت پرستی کی نجاستوں سے دور رہے۔ آپ ان شخصیات میں سے ہیں کہ جنھوں نے قبول حق میں ایک لمحہ بھی تامّل نہ کیا اور صرف آٹھ یا دس سال کی عمر میں سب سے پہلے قبولِ اسلام اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب سیدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سے محبوب تر ان کے شوہر حضرت علی علیہ السلام تھے۔'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی بیان فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی تمام عرب کا سردار ہے۔''

مولائے کائنات تاجدار اقلیم ولایت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی زندگی کا ایک گوشہ آپ کی تمام فضیلتوں پر حاوی ہے کہ آپ کو زوجِ بتول ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکمِ الٰہی سے آپ کا نکاح سیدۂ کائنات فاطمہ سلام اللہ علیہا سے کیا جس میں چالیس ہزار فرشتوں نے بطور گواہ شمولیت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ کائنات سے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے؟''

باری تعالیٰ ہمیں ان عظیم منابع علم و ولایت سے اکتسابِ فیض کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے تصدق سے ہمارے ایمان کی بھی حفاظت فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یکے از سگانِ اہلِ بیت

(حافظ ظہیر احمد الاِسنادی)

رِیسرچ اسکالر، فریدِ ملت رِیسرچ انسٹی ٹیوٹ

اَلأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧١، الرقم: ٣٢١٠٦، والحاكم في المستدرك، ٣/١٤٧، الرقم: ٤٦٦٣۔

يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.(١)

''ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی ﷺ نے نماز پڑھی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/٦٤٠، الرقم: ٣٧٢٨، والحاكم في المستدرك، ٣/١٢١، الرقم: ٤٥٨٧، والمناوي في فيض القدير، ٤/٣٥٥۔

:٢ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ٤/١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، وابن راهويه في المسند، ٣/٦٧٨، الرقم: ١٢٧١، والحاكم في المستدرك، ٣/١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٩۔

مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجھہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رضی اللہ عنہم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهٗ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

’’پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنھا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے‘‘ نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب التفسير، باب ومن سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، وأيضًا في كتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٧، والحاكم في المستدرك، ٣/١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥۔

حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک و صاف فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ’’اے محبوب! فرما دیجیے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔‘‘ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الرقم: ٢٦٤١، وأيضًا، ١١/٤٤٤، الرقم: ١٢٢٥٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٦٩، الرقم: ١١٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

قرابت والے یہ کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهٖ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ،

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤۔

هٰؤُلَآءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض غزوات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے (مدینہ منورہ میں) چھوڑ دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیجیے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتّٰى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْخَطِيْبُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: قُلْتُ: لَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي رَافِعٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ لٰكِنْ لَمْ يَقُلْ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا. وَقَالَ الْهِنْدِيُّ: حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ (اُکھاڑ کر) اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اُٹھاتے تھے۔‘‘

٦: أخرجه ابن أبي أبي شيبة في المصنف، فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٦/٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/٣٢٤، الرقم: ٦١٤٢، والبيهقي في دلائل النبوة، ٤/٢١٢، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/١٩٦، الرقم: ٥٢١، وأيضًا في فتح الباري، ٧/٤٧٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١١١، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/١٣٧، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٣٠٦، والهندي في كنز العمال، ١٣/٦٠، الرقم: ٣٦٤٣١، والسيوطي في تاريخ الخلفاء/١٦٧۔

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، خطیب بغدادی، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کی مثال حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جسے امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے لیکن اس میں چالیس آدمیوں کا ذکر نہیں کیا۔ امام متقی ہندی نے اسے حسن کہا ہے۔

۷. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں (اپنا نائب بنا کر) چھوڑا تو

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المغازي، باب غزوة تبوک وهي غزوة العسرة، ۴/۱۶۰۲، الرقم: ۴۱۵۴، ومسلم في الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۷۱، ۱۸۷۰، الرقم: ۲۴۰۴، والترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۵/۶۳۸، الرقم: ۳۷۲۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۸۵، الرقم: ۱۶۰۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۷۰، الرقم: ۶۹۲۷۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۸. عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت زِر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات

۸: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان وعلاماته، ۱/۸٦، الرقم: ۷۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳٦۷، الرقم: ٦۹۲٤، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/٤۷، الرقم: ۸۱۵۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳٦۵، الرقم: ۳۲۰٦٤، وأبو يعلى في المسند، ۱/۲۵۰، الرقم: ۲۹۱، والبزار في المسند، ۲/۱۸۲، الرقم: ۵٦۰، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۵۔

اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا! حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّکَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُکَ إِلَّا مُنَافِقٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: (اے علی!) مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

۹: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٦۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥/٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، وأبو يعلی في المسند، ١٢/٣٦٢، الرقم: ٦٩٣١، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٣/٣٧٥، الرقم: ٨٨٦۔

لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

''حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔''

اسے امام ترمذی، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٥، الرقم: ٣٧١٧، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٥٧٩، الرقم: ٩٧٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٩٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/ ٢٨٥۔ ٢٨٦۔

ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ ...... أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، (شَكَّ شُعْبَةُ)......

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ في الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، وابن أبي عاصم في السنة/٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/٣٤٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٥/٤٥١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٥/٧٧، ١٤٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٨۔

وَقَد رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أيضًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه في الْكُتُبِ الْآتِيَةِ۔

أخرجه ابن أبي عاصم في السنة/٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢۔ ←

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ

.... وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوْبِ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه فِي الْكُتُبِ الآتِيَةِ:

أخرجه ابن أبي عاصم في السنة/٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧٣/٤، الرقم: ٤٠٥٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٢٩/١، الرقم: ٣٤٨۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢٢٥/١١، الرقم: ٢٠٣٨٨، والطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٧١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٤٣/٤٥، وابن أبي عاصم في السنة/٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤٥٧/٥۔

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٢/١٩، الرقم: ٦٤٦، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٦/٩۔

النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم.

''حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.

۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٢، الرقم: ٣٧١٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٢، الرقم: ٨٤٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٧٣، الرقم: ٦٩٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٢-٣٧٣، الرقم: ٣٢١٢١، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٩٣، الرقم: ٣٥٥، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٩، الرقم: ٤٥٧٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٢٨، الرقم: ٢٦٥۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِي: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٤. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزَلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

١٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في فضائل أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ١/٤٥، الرقم: ١٢١، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ/٣٢-٣٣، الرقم: ٩١-

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٠، الرقم: ٨٤٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٢/٨٤، الرقم: ١٢١٨١، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٠، الرقم: ٤٥٧٨۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تنقیص کی تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٦. عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنهما قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ،

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٩٢، الرقم: ٥٠٥٩، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه/ ١٠٠-١٠١، الرقم: ٩٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/ ١٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٤، ١٠٦۔

اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

''عمرو ذی مر اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔''

اس حدیث کوامام طبرانی اور نسائی نے خصائص میں روایت کیا ہے۔

۱۷. عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ يَدْعُوْ عَلِيًّا رضی الله عنه عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَيَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: أَبُوْ تُرَابٍ. فَضَحِکَ. قَالَ: وَاللهِ، مَا سَمَّاهُ إِلَّا

۱۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب القرشي الهاشمي رضی الله عنه، ۳/۱۳۵۸، الرقم: ۳۵۰۰، وأيضًا في كتاب الأدب، باب التكني بأبي تراب وإن كانت له كنية أخرى، ۵/۲۲۹۱، الرقم: ۵۸۵۱، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل على بن أبي طالب رضی الله عنه، ۴/۱۸۷۴، الرقم: ۲۴۰۹۔

النَّبِيُّ ﷺ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ فلاں شخص امیر مدینہ حضرت علی کو منبر پر بیٹھ کر برا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آخر وہ کہتا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ وہ انہیں ابوتراب کہتا ہے۔ آپ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا: خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے اور خود انہیں کوئی نام اس نام سے زیادہ محبوب نہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٥٦/١٠، رقم: ١٠٣٠٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢٩/٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٤/٩، والمناوي في فيض القدير، ٢١٥/٢۔

کے رجال ثقات ہیں۔

وفي رواية: **قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ** (عبد الله بن أحمد بن محمد بن حنبل): **وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي** (أحمد بن محمد بن حنبل) **بِخَطِّ يَدِهِ، فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَوَ مَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُکِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟**

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.(1)

''ایک روایت میں حضرت ابو عبد الرحمٰن (عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن محمد بن حنبل) کی کتاب میں ان کے ہاتھ کی لکھی تحریر میں یہ (الفاظ) پائے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب

(1) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦، الرقم: ٢٠٣٢٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/٤٩٠، الرقم: ٩٧٨٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٢٩، الرقم: ٥٣٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/١٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠١۔

سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

١٩. **عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ.**

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں کی، بلکہ خود اللہ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥/٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٨، الرقم: ١٣٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٨٦، الرقم: ١٧٥٦۔

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُکَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

’’حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤/٣٦، الرقم: ١١٩٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣١١، الرقم: ١٠٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٥، الرقم: ١٣١٨١۔

٢١. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

’’حضرت اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے: یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک تو مجھے علی کو (خیر و عافیت سے) نہ دکھا دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٧، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٠٩، الرقم: ١٠٣٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٦٨، الرقم: ١٦٨، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٣/٤٨، الرقم: ٢٤٣٢۔

٢٢. عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کرسکتا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٦، الرقم: ٣٧١٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ١/٤٤، الرقم: ١١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٥، الرقم: ١٧٥٤٥۔١٧٥٤٦، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٥٩٩، الرقم: ١٠٢٣، والنسائي في خصائص علي رضي الله عنه/٩١، الرقم: ٧٤، وأيضًا في فضائل الصحابة/١٥، الرقم: ٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧١، وأيضًا في المسند، ٢/٣٤٢، الرقم: ٨٤٤۔

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٣. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: آخٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: (اے علی!) تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘

٢٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٦، الرقم: ٣٧٢٠، والحاكم في المستدرك، ٣/١٥، الرقم: ٤٢٨٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢، الرقم: ٥١، والنووي في تهذيب الأسماء، ١/٣١٨۔

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ہند جملی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی مجھ سے ہی ابتداء فرماتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور

٢٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٧، ٦٤٠، الرقم: ٣٧٢٢، ٣٧٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٢، الرقم: ٨٥٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٠، والحاكم في المستدرك، ٣/١٣٥، الرقم: ٤٦٣٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٢٣٥، الرقم: ٦١٤۔

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم طَيْرٌ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَكَلَ مَعَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت

٢٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥/٦٣٦، الرقم: ٣٧٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٧، الرقم: ٨٣٩٨، والحاكم في المستدرك، ٣/١٤١، الرقم: ٤٦٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٤٦، الرقم: ٩٣٧٢، والبزار في المسند، ٩/٢٨٧، الرقم: ٣٨٤١، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٤٥٤۔

تناول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۲۶. عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَئَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان سے پوچھا: لوگوں

۲۶: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۷۰۱، الرقم: ۳۸۷۴، والحاكم في المستدرك، ۳/۱۷۱، الرقم: ۴۷۴۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/۴۰۳، الرقم: ۱۰۰۸، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۲۶۳، والمزي في تهذيب الكمال، ۴/۵۱۲، الرقم: ۹۰۶، وقال: حسن غريب۔

میں حضور نبی اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ پھر کہا گیا: اور مردوں میں سے (کون سب سے زیادہ محبوب تھا)؟ آپ نے فرمایا: ان کے شوہر اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۷. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

۲۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٤٠، الرقم: ٨٤٩٨، وأيضًا في خصائص علي رضی الله عنه/١٢٨، الرقم: ١١٣، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٩٩، الرقم: ٧٢٦٢۔

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٨. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٣٤، الرقم: ١٠٨١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/٢٠٣۔

٢٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: وَاللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.[1]

”ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے

٢٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر إسلام أمير المؤمنين علي رضي الله عنه، ٣/١٣٧، الرقم: ٤٦٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٤، الرقم: ١٠٦۔

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣٣٨۔

بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی۔ بے شک میرے ربّ نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔‘‘

اسے امام ابو نعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. وزاد أحمد: فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ أَبَدًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ

٣٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، ٣/٩٤، الرقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٠٧، ١٤٩ـ ١٥٠، الرقم: ٨٤٣، ١٢٧٨، ١٢٨٥، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٥٥، الرقم: ٤٥٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٥٥، الرقم: ٧٥٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٨٨، الرقم: ١٨٩٧٠ـ

ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کروں، لہٰذا میں آپ ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔‘‘ امام احمد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: لہٰذا میں ہمیشہ آپ ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣١. عَنۡ عَبۡدِ اللهِ الۡجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلۡتُ عَلٰی أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتۡ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ فِيۡكُمۡ؟ قُلۡتُ: مَعَاذَ اللهِ، أَوۡ سُبۡحَانَ اللهِ أَوۡ كَلِمَةً نَحۡوَهَا قَالَتۡ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ يَقُوۡلُ: مَنۡ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدۡ سَبَّنِي.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحۡمَدُ وَالۡحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحُ الإِسۡنَادِ، وَقَالَ الۡهَيۡثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيۡحِ.

٣١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٣٣، الرقم: ٨٤٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٢٣، الرقم: ٢٦٧٩١، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٥٩٤، الرقم: ١٠١١، والحاكم في المستدرك، ٣/١٣٠، الرقم: ٤٦١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٢٦٦۔

’’حضرت عبد اللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ یا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٣٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٦، الرقم: ١١٨٣٥، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٧٩، الرقم: ١١٦١، والحاكم في المستدرك، ٣/١٤٤، الرقم: ٤٦٥٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤/١٨٥٧، الرقم: ٣٣٦٤۔

الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ سو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، ابونعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النبي صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ مِنَّا يُكَلِّمَهُ غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر أسلام أمير المؤمنين علي رضي الله عنه، ١٤١/٣، الرقم: ٤٦٤٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٨/٤، الرقم: ٤٣١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢٢٧/٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١١٦/٩۔

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے کسی کو آپ ﷺ کے ساتھ ہمکلام ہونے کی جرأت نہ ہوتی تھی سوائے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

٣٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَحَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ، وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِيَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم

٣٤: أخرجه الحاکم في المستدرك، کتاب معرفة الصحابة، ذکر إسلام أمير المؤمنين علي رضي الله عنه، ١٣٨/٣، الرقم: ٤٦٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٢٥/٥، الرقم: ٨٣٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٣/٩۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے۔ اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ اور اس کے لیے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: شیخین کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٥. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبٰی لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ فِيْکَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَأَبُوْ يَعْلٰی وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے فرماتے ہوئے سنا: (اے علی!) مبارکباد ہو

٣٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر إسلام أمير المؤمنين علي رضي الله عنه، ٣/١٤٥، الرقم: ٤٦٥٧، وأبو يعلى في المسند، ٣/١٧٨-١٧٩، الرقم: ١٦٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٣٧، الرقم: ٢١٥٧.

اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے۔ اور ہلاکت ہو اس کے لیے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها **أَنَّ النَّبِيَّ** صلى الله عليه وآله وسلم **قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: میں (تمام) اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی (تمام) عرب کا سردار ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وفي رواية: **عَنْ عَائِشَةَ** رضي الله عنها **قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** صلى الله عليه وآله وسلم: **اُدْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ**

٣٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ٣/١٣٣، الرقم: ٤٦٢٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣٠٥، والسخاوي في مقاصد الحسنة، ١/٣٩٤، الرقم: ٥٧٨، وقال: صحيح۔

الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. (۱)

''ایک روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (تمام) اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی (تمام) عرب کا سردار ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلنَّظَرُ إِلٰی وَجْهِ

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، ٣/١٣٤، الرقم: ٤٦٢٦، والطبراني (عن أنس رضی الله عنه) في المعجم الكبير، ٣/٨٨، الرقم: ٢٧٤٩، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٢/١٢٧، الرقم: ١٤٦٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٦٣۔

٣٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، ٣/١٥٢، الرقم: ٤٦٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٦، الرقم: ١٠٠٠٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١١٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣٥١، ٣٥٣، ٣٥٥، والديلمي (عن معاذ بن جبل رضی الله عنه) في مسند الفردوس، ٤/٢٩٤، الرقم: ٦٨٦٥۔

عَلِيٍّ عِبَادَةٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَشَوَاهِدُهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه صَحِيْحَةٌ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلنَّظَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، وَأَيْضًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس کے شواہد صحیح ہیں۔

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ يُحِدُّ النَّظَرَ إِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلنَّظَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.(1)

’’ایک روایت میں حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا (کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟) انہوں نے فرمایا:

(1) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٠٩، الرقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٣٥٥۔

میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ ابْنَةِ الصِّدِّيْقِ، حَبِيْبَةِ حَبِيْبِ اللهِ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي: إِنِّي أَرَاکَ تُطِيْلُ النَّظَرَ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ لِي: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ فِي وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

اَلنَّظَرُ إِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.(۱)

’’ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ سو میں نے ان سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

ایک روایت میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق، حبیبہ، حبیب اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: بے شک میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: علی کے چہرے کی تکنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۳۵۵، ۳۵۰، والزمخشري في مختصر كتاب الموافقة/۱۴۔

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنها يَقُوْلُ: رَجَعَ عُثْمَانُ إِلٰی عَلِيٍّ فَسَأَلَهُ الْمَصِيْرَ إِلَيْهِ فَصَارَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يُحِدُّ النَّظَرَ إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا لَکَ يَا عُثْمَانُ، مَا لَکَ تُحِدُّ النَّظَرَ إِلَيَّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّظَرُ إِلٰی عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاکِرَ.(1)

’’ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی طرف آئے اور انہیں اپنے پاس آنے کے لیے کہا، سو (جب) حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان کے پاس آئے تو وہ انہیں لگا تار (بغیر نظر ہٹائے) دیکھنے لگے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عثمان! کیا ہوا؟ کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے اس طرح مسلسل نگاہ جمائے دیکھ رہے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ

(۱) أخرجه ابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢ / ٣٥٠۔

عَلِيٍّ فِيْكُمْ أَوْ قَالَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمَثَلِ الْكَعْبَةِ الْمَسْتُوْرَةِ النَّظَرُ إِلَيْهَا عِبَادَةٌ، وَالْحَجُّ إِلَيْهَا فَرِيْضَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.(۱)

''ایک روایت میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی مثال تمہارے درمیان یا فرمایا: اس امت میں غلاف والے کعبہ کی سی ہے۔ اس کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اس کی طرف حج کرنا فرض ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.(۲)

''ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کا ذکر کرنا عبادت ہے۔''

اس حدیث کو امام دیلمی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۸. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

---

(۱) أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۳۵۶۔

(۲) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/۲۴۴، الرقم: ۱۳۵۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۲/۳۵۶۔

۳۸: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ۳/۱۳۴، الرقم: ۴۶۲۸، والطبراني في المعجم الأوسط،←

يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے: علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

.... ١٣٥/٥، الرقم: ٤٨٨٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢٨/٢، الرقم: ٧٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٤/٩۔

٣٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ٢٦٣/٢، الرقم: ٢٩٤٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٦٣/٤، الرقم: ٤١٥٠، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٤٩/١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٠٣/٤، الرقم: ٦٨٨٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٤/٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠٠/٩۔

صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى، وَأَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ﴿ وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ﴾ (الرعد، ١٣: ٤).

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: اے علی! لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور تم ایک ہی نسب سے ہیں۔ پھر آپ نے (سورہ رعد کی اس آیہ مبارکہ کی) تلاوت فرمائی: ''اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں، جھنڈ دار اور بغیر جھنڈ کے، ان (سب) کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٤٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ٣/١٤٨، الرقم: ٤٦٦٨، والطبراني في المعجم الصغير،←

اللهِ ﷺ: أُوْحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَـلَاثٌ: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف علی کے بارے میں تین باتوں کی وحی کی گئی: بے شک وہ (علی) مسلمانوں کا سردار ہے۔ اورمتقین کا امام ہے اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کا قائد ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤١. عَنْ هُبَيْرَةَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ

.... ٢/١٩٢، الرقم: ١٠١٢، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/٢٠٠، الرقم: ١٤٥٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/١٨٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٠٣.

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٩، الرقم: ١٧١٩-١٧٢٠، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٠٠، الرقم: ١٠٢٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١١٢، الرقم: ٨٤٠٨، وابن←

رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلاَ يُدْرِكُهُ الآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بَالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِينِهٖ، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهٖ، لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهٗ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيْرٍ وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ وَبَعْضُ طُرُقِ الْبَزَّارِ وَالطَّبَرَانِيِّ فِي الْكَبِيْرِ حِسَانٌ.

’’حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہوگئی ہے جن سے نہ تو گذشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم ﷺ ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے اور جبرائیل علیہ السلام آپ کی دائیں طرف اور میکائیل علیہ السلام آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے

.... حبان في الصحيح، ١٥/٣٨٣، الرقم: ٦٩٣٦، وأيضًا في الثقات، ٢/٣٠٣۔٣٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٩، ٣٧١، الرقم: ٣٢٠٩٤، ٣٢١١٠، والحاكم في المستدرك، ٣/١٨٨، الرقم: ٤٨٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٧٩۔٨٠، الرقم: ٢٧١٩، ٢٧٢٤، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٢/٣٣٦، الرقم: ٢١٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٤٦۔

اور آپ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو احمد، نسائی، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے بہت مختصراً بیان کیا اور امام احمد کی اسناد، اور بزار کے بعض طرق اور طبرانی کی الکبیر کی اسناد حسن ہیں۔

مصادر التّخریج

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ)۔ **الأدب المفرد۔** بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ۔

٥. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ)۔ **التاریخ الکبیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ۔

٧. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠-٢٩٢ھ)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٨. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ۔

١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ۔

١١. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (٢١٠-٢٧٩ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٢. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٣٢١-٤٠٥ھ)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

١٣. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ۔

١٤. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ۔

١٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **فتح الباري**۔ لاہور، پاکستان: دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ۔

١٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد (٧٧٣-٨٥٢ھ)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٨. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

١٩. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩۔

٢٠. ابن حیان، ابومحمد عبد اللہ بن محمد (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ **طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ۔

٢١. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٢٢. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٣. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ)۔ **موضح أوهام الجمع والتفريق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

٢٤. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٢٥. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٢٦. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٧. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ۔

٢٨. ذہبی، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٣ھ۔

٢٩. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم (١٦١-٢٣٧ھ)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ۔

٣٠. زمخشری، ابو القاسم محمد بن عمر (٥٣٨ھ)۔ **مختصر كتاب الموافقة بين أهل البيت والصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب الحکمیۃ۔

٣١. سخاوی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد (٨٣١-٩٠٢ھ)۔ **المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة على الألسنة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ۔

٣٢. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣٣. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر (٨٤٩-٩١١ھ)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

٣٤. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد (١٥٩-٢٣٥ھ)۔ **المسند**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٩٩٧ء۔

٣٥. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد (١٥٩-٢٣٥ھ)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٣٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ١٤١٥ھ۔

٣٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٣٨. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٣٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠ھ)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٠. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ)۔ **تاريخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

٤١. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ۔

٤٢. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٤٣. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ (٣٦٨-٤٦٣ھ)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٤٤. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ (٣٦٨-٤٦٣ھ)۔ **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد**۔ مراکش: وزارت عموم الأوقاف، ١٣٨٧ھ۔

٤٥. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٤٦. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ الشافعی (٤٩٩-٥٧١ھ)۔ **تاريخ دمشق الكبير المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

٤٧. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (٢٣٠-٣١٦ھ)۔ **المسند**۔

بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٤٨. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر (٧٠١-٧٧٤ھ)۔ **البدایة والنهایة**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المعارف۔

٤٩. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٥٠. مالک، ابن انس بن مالک (٩٣-١٧٩ھ)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

٥١. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی (٦٥٤-٧٤٢ھ)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٥٢. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری (٢٠٦-٢٦١ھ)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٥٣. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحادیث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبة النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ۔

٥٤. ملا علی قاری، نور الدین علی بن سلطان محمد ہروی حنفی (م١٠١٤ھ)۔ **مرقاة المفاتیح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ۔

٥٥. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (٩٥٢-١٠٣١ھ)۔ **فیض**

القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٥٦. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی (٥٨١-٦٥٦ھ)۔ الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٥٧. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ خصائص أمیر المومنین علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٥٨. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ۔

٥٩. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٦٠. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٦١. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق (٣٣٦-٤٣٠ھ)۔ تاریخ أصبهان ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ١٤١٠ھ۔

٦٢. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد (٣٣٦-٤٣٠ھ)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٥ھ۔

٦٣. نووی، ابو زکریا یحییٰ بن شرف (٦٣١-٦٧٧ھ)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٦ء۔

٦٤. ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (٢١٣ھ/٨٢٨ء)۔ **السيرة النبوية**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١١ھ۔

٦٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر (٧٣٥-٨٠٧ھ)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ١٤٠٧ھ۔

٦٦. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ (٢١٠-٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ۔

٦٧. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ (٢١٠-٣٠٧ھ)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔